This question paper contains 4+2 printed pages]

Your Roll No.......................

1324

B.A. (Hons.)/I Sem. **B**

URDU—Paper II (Option III)

(Study of Progressive Poetry)

(Admission of 2011 and onwards)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ : صرف پانچ سوالوں کے جواب لکھئے۔ آخری دو سوال لازمی ہیں۔ نمبر مساوی ہیں :

۱۔ فیض احمد فیض کی غزل گوئی کی امتیازی خصوصیات لکھئے۔

۲۔ جوش کی رومانی شاعری پر ایک تفصیلی نوٹ لکھئے۔

P.T.O.

۳۔ نظم ''دو عشق'' کی روشنی میں فیض کی شاعری کا محاکمہ کیجئے۔

۴۔ سردار جعفری کی شاعری ایک نئے انقلاب کی آواز ہے۔ اپنی رائے لکھئے۔

۵۔ مخدوم کی شاعرانہ خصوصیات پر تبصرہ کیجئے۔

۶۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجئے:

(الف)

دل میں اب یوں ترے بھولے ہوئے غم آئے ہیں
جیسے بچھڑے ہوئے کعبے میں صنم آئے ہیں

ایک اک کرکے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن
میری منزل کی طرف تیرے قدم آئے ہیں

رقص مے تیز کرو ساز کی لے تیز کرو

سوئے مے خانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں

کچھ ہمیں کو نہیں احسان اٹھانے کا دماغ

وہ تو جب آتے ہیں مائل بہ کرم آتے ہیں

اور کچھ دیر نہ گذرے شب فرقت سے کہو

دل بھی کم دکھتا ہے، وہ یاد بھی کم آتے ہیں

(ب)

کہا ہے مجھ سے یہ ٹوٹے ہوئے ستاروں نے

فلک کی گود سے چھوٹے ہوئے ستاروں نے

نوائے درد مری کہکشاں میں ڈوب گئی

وہ چاند تاروں کے سیل رواں میں ڈوب گئی

سمن براق فلک نے شرر کو دیکھ لیا

زمین والوں کے دل کو نظر کو دیکھ لیا

وہ میری آہ کا شعلہ تھا، کوئی تارہ نہ تھا

وہ خاکداں کا مسافر تھا، ماہ پارہ نہ تھا

دلوں میں بیٹھ گیا تیر آرزو بن کر

فلک پہ پھیل گیا عشق کا لہو بن کر

۷۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے:

(الف)

خون جس کا دوڑتا ہے نبضِ استقلال میں

لوچ بھر دیتا ہے جو شہزادیوں کی چال میں

جس کے ماتھے کے پسینے سے ہے عزّ ووقار

کرتی ہے دریوزۂ تابش کلاہِ تاجدار

سرنگوں رہتی ہیں جس سے قوتیں تخریب کی

جس کے بوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

جس کی محنت سے پھبکتا ہے تن آسانی کا باغ

جس کی عظمت کی ہتھیلی پر تمدن کا چراغ

جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار

جس کے کس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہریار

(ب)

گردشِ افلاک نے گودی میں پالا ہے انہیں

سختی آلام نے سانچے میں ڈالا ہے انہیں

گھورتی رہتی ہے گرمی میں نگاہِ آفتاب

آسمان کرتا ہے نازل ان کے کرنوں کا عتاب

سر سے ساون کی گھٹا جاتی ہے منڈلاتی ہوئی

سرد جاڑوں کی ہوا سینوں کو برماتی ہوئی

بےکسی ان کی جوانی مفلسی ان کا شباب

ساز ان کا سوز حسرت خامشی ان کا رباب

سر سے پا تک داستانیں حسرت ناکام کی

نرم و نازک قہقہوں میں تلخیاں ایام کی